

السلام
السلام
السلام

صحیح احادیث کی روشنی میں

جنت کا بیان

مترجم

مولوی عمر رُوق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ الشیخ سعدی الخمدانی
قائم سینٹر دوکان جنت ۳۳ بازار کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

جنت کے موضوع پر ایک کتاب بنام ”وصف الجنة للشيخ وحید بن عبد السلام ہالی“ نظر سے گزری، کتاب کے مختصر، جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے دل چاہا کہ اس کا اردو ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ توفیق الہی اردو ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ با محاورہ ہے، کہیں کہیں ضروری تشریحات کا اضافہ ہے۔ احادیث کو ان کے مأخذ سے نقل کر کے لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے، آمین۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ غلطیوں پر مطلع فرمائیں۔ بندہ مشکور ہوگا۔

لفظ

بندہ عمر فاروق غفرلہ

۲۷ مارچ بروز جمعرات



فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۳	پیش لفظ
۵	فہرست
۱۱	پہلی فصل: جنت کی خوشبو
۱۲	دوسری فصل: جنت کے دروازے
۱۳	حدیث نمبر (۱)
۱۴	حدیث نمبر (۲)
۱۵	حدیث نمبر (۳)
۱۷	حدیث نمبر (۴)
۱۷	حدیث نمبر (۵)
۱۷	حدیث نمبر (۶)
۱۸	حدیث نمبر (۷)
۲۰	تیسری فصل: جس کے لئے سب سے پہلے جنت کو کھولا جائیگا
۲۰	حدیث نمبر (۱)
۲۰	حدیث نمبر (۲)
۲۱	چوتھی فصل: جنت میں پہلے داخل ہونے والے
۲۱	حدیث نمبر (۱)
۲۳	حدیث نمبر (۲)
۲۴	حدیث نمبر (۳)

صفحہ	عنوان
۲۴	پانچویں فصل: جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان.....
۲۵	حدیث نمبر (۱).....
۲۶	حدیث نمبر (۲).....
۲۷	حدیث نمبر (۳).....
۲۸	حدیث نمبر (۴).....
۲۸	حدیث نمبر (۵).....
۲۹	چھٹی فصل: سب سے کم درجہ والا جنتی.....
۲۹	حدیث نمبر (۶).....
۳۱	ساتویں فصل: جنت کے درجات.....
۳۳	حدیث نمبر (۱).....
۳۴	حدیث نمبر (۲).....
۳۴	حدیث نمبر (۳).....
۳۵	حدیث نمبر (۴).....
۳۵	حدیث نمبر (۵).....
۳۶	آٹھویں فصل: جنت کا سب سے اونچا درجہ و مرتبہ.....
۳۶	حدیث نمبر (۱).....
۳۷	نویں فصل: جنت کی تعمیر اور اس کی مٹی.....
۳۷	حدیث نمبر (۱).....
۳۸	حدیث نمبر (۲).....
۳۸	حدیث نمبر (۳).....
۳۸	دسویں فصل: جنت کے محلات بالا خانے اور خیمہ.....

صفحہ	عنوان
۳۹	حدیث نمبر (۱).....
۴۰	حدیث نمبر (۲).....
۴۰	حدیث نمبر (۳).....
۴۲	حدیث نمبر (۴).....
۴۲	حدیث نمبر (۵).....
۴۳	گیارہویں فصل: جنت کی نہریں اور جنت کے چشمے.....
۴۴	حدیث نمبر (۱).....
۴۴	حدیث نمبر (۲).....
۴۵	حدیث نمبر (۳).....
۴۵	حدیث نمبر (۴).....
۴۶	حدیث نمبر (۵).....
۴۶	بارہویں فصل: رسول اللہ ﷺ کے حوض کی کیفیت کا بیان.....
۴۷	حدیث نمبر (۱).....
۴۷	حدیث نمبر (۲).....
۴۸	حدیث نمبر (۳).....
۴۹	حدیث نمبر (۴).....
۵۰	حدیث نمبر (۵).....
۵۰	حدیث نمبر (۶).....
۵۱	حدیث نمبر (۷).....
۵۲	تیرہویں فصل: جنت کے درخت.....
۵۳	حدیث نمبر (۱).....

صفحہ	عنوان
۵۳	حدیث نمبر (۲).....
۵۴	حدیث نمبر (۳).....
۵۴	حدیث نمبر (۴).....
۵۵	حدیث نمبر (۵).....
۵۵	حدیث نمبر (۶).....
۵۵	حدیث نمبر (۷).....
۵۶	حدیث نمبر (۸).....
۵۶	چودھویں فصل: اہل جنت کا کھانا پینا.....
۵۷	حدیث نمبر (۱).....
۵۸	حدیث نمبر (۲).....
۵۹	حدیث نمبر (۳).....
۶۰	حدیث نمبر (۴).....
۶۱	حدیث نمبر (۵).....
۶۲	پندرہویں فصل: اہل جنت کے کپڑے.....
۶۲	حدیث نمبر (۱).....
۶۳	حدیث نمبر (۲).....
۶۴	سولہویں فصل: جنت کے بچھونے.....
۶۴	حدیث نمبر (۱).....
۶۵	حدیث نمبر (۲).....
۶۵	سترہویں فصل: جنتیوں کی عورتیں.....
۶۶	حدیث نمبر (۱).....

صفحہ	عنوان
۶۷	حدیث نمبر (۲).....
۶۷	حدیث نمبر (۳).....
۶۸	حدیث نمبر (۴).....
۶۹	اٹھارویں فصل: جنت میں جماع.....
۶۹	حدیث نمبر (۱).....
۷۰	حدیث نمبر (۲).....
۷۰	انیسویں فصل: جنت میں حوروں کا گانا.....
۷۰	حدیث نمبر (۱).....
۷۱	حدیث نمبر (۲).....
۷۱	حدیث نمبر (۳).....
۷۲	بیسویں فصل: اہل جنت کے زیور.....
۷۲	حدیث نمبر (۱).....
۷۳	حدیث نمبر (۲).....
۷۳	اکیسویں فصل: اہل جنت کے رومال.....
۷۳	حدیث نمبر (۱).....
۷۴	بائیسویں فصل: جنتیوں کے بازار.....
۷۴	حدیث نمبر (۱).....
۷۴	تیسویں فصل: اہل جنت کا اپنے رب کو دیکھنا.....
۷۵	حدیث نمبر (۱).....
۷۵	حدیث نمبر (۲).....
۷۶	حدیث نمبر (۳).....

صفحہ	عنوان
۷۶	چوبیسویں فصل: جنت میں مومن کا قد و قامت
۷۶	حدیث نمبر (۱)
۷۷	چوبیسویں فصل: ہمیشہ کی رضامندی
۷۸	حدیث نمبر (۱)
۷۸	چوبیسویں فصل: ہمیشہ رہنا
۷۹	حدیث نمبر (۱)
۷۹	حدیث نمبر (۲)
۸۰	ستائیسویں فصل: اہل جنت کی صفوں کی تعداد
۸۰	حدیث نمبر (۱)
۸۰	حدیث نمبر (۲)
۸۱	اٹھائیسویں فصل: سب سے آخر میں داخل ہونے والا جنتی
۸۱	حدیث نمبر (۱)
۸۶	انیسویں فصل: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو دو جنتیں ملیں گی
۸۷	تیسویں فصل: جنت بیان سے باہر ہے
۸۷	حدیث نمبر (۱)
۸۸	حدیث نمبر (۲)

پہلی فصل جنت کی خوشبو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا [رواه البخاری رقم ۳۱۶۶]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو (تک) نہ سونگھ سکے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔

ف: معاہدہ اس کافر کو کہتے ہیں جسے مسلمانوں نے امن دیا ہو۔ (لغات الحدیث)

بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اور بعض روایات میں سو سال اور بعض میں پانچ سو سال اور بعض میں ہزار سال کا ذکر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو جتنی مسافت سے خوشبو سونگھانا چاہیں گے اسے اتنی مسافت سے خوشبو محسوس ہوگی، جس کا درجہ اور مرتبہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی دور سے وہ جنت کی خوشبو سونگھ سکے گا۔

(فتح الباری صفحہ ۲۸۵ ج ۱۵)

دوسری فصل

جنت کے دروازے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيَّتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

[سورہ رعد آیت نمبر ۲۳، ۲۴]

ترجمہ: دائمی باغات ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے اور ان کے ساتھ ان کے ماں باپ اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لائق اور قابل ہوں گے وہ بھی ان باغوں میں داخل ہوں گے اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس یوں کہتے ہوئے آئیں گے، اس صبر کے صلہ میں تم پر سلامتی ہے جو تم کیا کرتے تھے، سو اس عالم میں تمہارا انجام بہت خوب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هَذَا ذِكْرُ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ جَنَّتْ عَدْنٌ مُفْتَحَةٌ لَهُمْ
الْأَبْوَابُ .

[سورہ ص ۴۹-۵۰]

ترجمہ: یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوں گے۔

ایک جگہ ارشاد ہے کہ:

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّى إِذَا جَاءُوهَا
وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

[سورۃ زمر، ۷۳]

فَاَدْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ

ترجمہ: اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، ان کو بھی گروہ گروہ بنا کر جنت کی طرف روانہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ جب یہ لوگ بہشت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور جنت کے محافظ ان لوگوں سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم خوشحال رہو، جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔

(کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أُلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ زَادَ قَبَادَةَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ .
(رواه البخاری رقم ۳۴۳۵)

ترجمہ: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلے ہیں ان کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے بندے اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا کلمہ ہیں (کہ ان کی پیدائش بغیر باپ کے صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کلمہ ”کن“ سے ہوئی) اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ایک روح یعنی جان ہیں، جس جان کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پھونک کے ذریعہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن تک پہنچایا گیا۔ (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونکا تھا) اور یہ کہ جنت برحق ہے، دوزخ برحق ہے (جو ان سب کی گواہی دے) خواہ اس کا عمل

کیسا ہی ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ بعض حدیثوں میں اضافہ بھی ہے کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

حدیث نمبر (۲)

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَقَّقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَاعْبُدُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ"

[رواه البخاری رقم ۱۸۹۷]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا اسے (بطور احترام و اکرام کے) جنت کے ہر دروازہ سے بلایا جائے گا (ہر دروازے پر بلانے والا کہے گا) ارے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے (لہذا آپ اس دروازے سے داخل ہو جائیں)۔ (فتح الباری صفحہ ۲۵ ج ۸)

جس شخص کا خصوصی تعلق نماز سے ہوگا وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا، اور جس کا خاص تعلق جہاد سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو صدقہ میں خاص شغف رکھتا ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، اور جو خاص شوق روزہ سے رکھتا ہوگا اسے روزے کے دروازے سے یعنی ”باب الریان“

سے بلایا جائے گا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اے ابو بکر! مجھے امید ہے یعنی یقین ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے جن کو جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔

ف: جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ۴ دروازوں کا ذکر اس حدیث شریف میں ہے نمبر انماز، نمبر ۲ جہاد، نمبر ۳ صدقہ، نمبر ۴ روزہ۔ باقی چار دروازوں میں سے ایک دروازہ حج کا ہے، دوسرا دروازہ غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لئے، تیسرا دروازہ توکل والوں کے لئے، چوتھا دروازہ ذکر کا ہے، یا علم کا ہے، واللہ اعلم۔
(فتح الباری صفحہ ۲۵ ج ۸)

حدیث نمبر (۳)

عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ يَا أَيُّهَا الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَاءً وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا وَإِنْكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بَحْضَرْتُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يَذْرُكُ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهُ لَتَمْلَأَنَّ أَفْعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مِصْرَاعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الرِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَرَزْتُ بِبِضْفِهَا وَاتَرَزَّ سَعْدٌ بِبِضْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ

مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَىٰ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ
بِاللَّهِ أَنْ أَكُونُ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ
تَكُنْ نُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا تَبَاسَخْتُ، حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا
فَسْتَخْبِرُونَ وَتَجْرِبُونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا .

[رواہ مسلم رقم ۷۴۳۵]

حضرت عتبہ بن غزوہ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں سے بیان کیا، پہلے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا بلاشبہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جا رہی ہے اور دنیا سے تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے، جیسا کہ برتن میں پینے کی چیز تھوڑی سی رہ جاتی ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے۔ تم دنیا سے منتقل ہو کر ایسے گھر کی طرف جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس لئے جو سب سے اچھی چیز (نیک اعمال) تمہارے پاس ہیں اسے لے کر تم اس گھر کی طرف جاؤ، ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس بات پر حیرت ہے؟

اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پتوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمی تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ ہمیں کھانے کو صرف درخت کے پتے ملتے تھے، جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جڑے بھی زخمی ہو گئے تھے۔ مجھے ایک چادر مل گئی تو میں نے اس کے دو ٹکڑے کئے، آدھے کی میں نے لنگی بنالی اور آدھے کی سعد بن مالک نے لنگی بنالی۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا

بتوں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں چھوٹا ہوں۔ نبوت کا طریقہ ختم ہوتا جا رہا ہے اور اس کی جگہ بادشاہت نے لے لی ہے۔ ہمارے بعد تم دوسرے گورنروں کا تجربہ کر لو گے۔

حدیث نمبر (۴)

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَابَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ
كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

[رواہ الترمذی رقم ۲۴۳۴]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بلاشبہ جنت کے دوپٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔ یا یہ فرمایا کہ جتنا فاصلہ مکہ اور بصری کی درمیان ہے۔

ف: ”ہجر“ بحرین کی ایک بستی کا نام ہی اور بصری شام میں ایک شہر کا نام ہے جو دمشق سے تین مرحلوں کے فاصلہ پر ہے۔ [تحفة الاحوذی صفحہ ۱۲۶ ج ۷]

حدیث نمبر (۵)

وَأَنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ مَامِنْهُمَا بَابَانِ إِلَّا يَسِيرُ الرَّائِبُ
بَيْنَهُمَا سَبْعِينَ عَامًا [مسند احمد صفحہ ۱۴ ج ۴ مطبع دار الفکر]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، دو دروازوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ ایک دروازے سے سوار ہو کر دوسرے دوسرے دروازے تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں۔

حدیث نمبر (۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ
الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ
كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى

يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى
يَصْطَلِحَا. [رواہ مسلم، ۶۵۴۴]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کی بخشش ہو جاتی ہے سوائے اس مسلمان کے کہ اس کے اور اس کے دوسرے مسلمان بھائی کے درمیان لڑائی اور بغض و کینہ ہو، ان دونوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں آپس میں صلح کرنے تک چھوڑے رکھو، یہ بات تین مرتبہ کہی جاتی ہے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ ان کی مغفرت نہیں کی جاتی جب تک کہ آپس میں مصالحت نہ کر لیں۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ أَوْ يَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ [رواہ مسلم رقم ۵۰۳]

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (الحديث)

[باب الذکر المستحب عقب الوضوء رقم ۵۰۴ وفي رواية لابن ماجه]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [باب ما يقال بعد الوضوء رقم ۴۶۹]

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَحْسَنَ

الْوُضُوءُ ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ .

[باب ما يقول الرجل اذا تروضا رقم ۱۷۰]

وفى رواية للترمذى عن عمر ابن الخطاب رضى الله تعالى عنه من تروضا فأحسن الوضوء ثم قال أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين. (الحديث)

[باب فى ما يقال بعد الوضوء رقم ۵۵۰]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے، پھر ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ پڑھے اس کے لئے یقینی طور پر جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾ کا پڑھنا مذکور ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں تین مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا مذکور ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر ان کلمات کا پڑھنا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات نقل کئے گئے ہیں۔ ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا۔

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

جس کے لئے سب سے پہلے جنت کو کھولا جائے گا

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بَابَ الْجَنَّةِ [رواه مسلم رقم ۴۸۴]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھلکھاؤں گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آتَى بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ:
بِكَ أَمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ. [رواه مسلم، ۴۸۶]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھلواؤں گا۔ جنت کا داروغہ پوچھے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد ﷺ، وہ کہے گا مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

چوتھی فصل

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

حدیث نمبر (۱)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ جِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ! فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي" فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ تَفْعَلُ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: أَسْمَعُ بِأَذُنِي فَكَتَبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَوْدٍ مَعَهُ فَقَالَ: سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُمُ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجَسْرِ"، قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَارَةً؟ قَالَ: "فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ"، قَالَ الْيَهُودِيُّ: فَمَا تُحَفِّتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "زِيَادَةُ كِبِدِ النَّوْنِ" قَالَ: فَمَا غَدَاؤُهُمْ عَلَى أَثَرِهَا؟ قَالَ "يُنْحَرِلُهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا" قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسِيلًا"، قَالَ: صَدَقْتَ ، قَالَ: وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ

عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيُّ أَوْرَجُلٍ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: "يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ؟" قَالَ: أَسْمَعُ بِأَذُنِّي، قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ؟ قَالَ: "مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ، فَإِذَا اجْتَمَعَا، فَعَلَا مَنَى الرَّجُلِ مَنَى الْمَرْأَةِ أَذْكَرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِذَا عَلَا مَنَى الْمَرْأَةِ مَنَى الرَّجُلِ، أَنَا بِإِذْنِ اللَّهِ" قَالَ الْيَهُودِيُّ: لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَالِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ، حَتَّى أَتَانِي اللَّهُ بِهِ"

[رواه مسلم ۲۱۴]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا، ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا اور کہا "السلام علیک یا محمد"، میں نے اس کو زور سے دھکا دیا، جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا تم نے مجھے کیوں دھکا دیا ہے؟ میں نے کہا تم نے یا رسول اللہ کیوں نہیں کہا؟ کہنے لگا ہم ان کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میرے گھر والوں نے جو میرا نام رکھا ہے وہ محمد ہی ہے۔

یہودی نے کہا کہ میں آپ سے کچھ سوال کرنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو کچھ بتلا دوں تو تم کو کچھ فائدہ پہنچے گا؟ اس نے کہا میں غور سے آپ کی بات سنوں گا۔ رسول اللہ ﷺ ایک تنکے سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پوچھو۔ یہودی کہنے لگا جب زمین و آسمان بدل چکے ہوں گے، اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔

اس نے پوچھا سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، فقراء و مہاجرین، اس نے پوچھا وہ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا کھلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لئے جنت کا وہ تیل ذبح کیا جائے گا جو جنت میں چرا کرتا تھا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد انہیں کیا پلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں ”سلسبیل“ نامی ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا۔ اس یہودی عالم نے کہا، آپ نے سچ فرمایا، لیکن میں آپ سے وہ بات پوچھنے آیا ہوں جس کو روئے زمین پر نبی کے سوا صرف ایک یا دو آدمی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں تم کو وہ بات بتا دوں تو تم کو فائدہ پہنچے گا۔ اس نے کہا میں غور سے سنوں گا۔

اس نے کہا میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مرد کا پانی سفید اور عورت کا پانی زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں پانی جمع ہو جائیں اور مرد کی نس عورت کی نس پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچی پیدا ہوتی ہے۔ یہودی نے کہا بلاشبہ آپ نے سچ فرمایا اور آپ حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ پھر وہ یہودی چلا گیا، اس کے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے جن چیزوں کے بارے میں پوچھا، مجھے ان چیزوں کا علم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان چیزوں کا علم عطا فرمادیا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَعْيَانِهِمْ بِبَصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُمِئَةِ عَامٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں کے فقیران کے مالداروں سے آدھادن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھادن پانچ سو سال کا ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُرِضَ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهِ

[رواہ الترمذی ۱۶۴۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے وہ تین شخص پیش کئے گئے جو پہلے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شہید، دوسرا حرام سے اور گناہ سے بچنے والا پاک دامن شخص، تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقاؤں کی خدمت کرے۔

پانچویں فصل

جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی کیفیت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَدْخِلِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ .

[سورۃ ابراہیم، آیت نمبر ۲۳]

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے وہ اپنے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن باغوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کا تھیہ اور مبارکی سلام ہوگا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَهْوَلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ

[سورة الاعراف آیت نمبر ۴۹]

ترجمہ: کیا یہ جنتی وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہیں کرے گا۔ حالانکہ ان کو حکم دے دیا گیا کہ تم سب جنت میں چلے جاؤ، تم پر نہ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ تَتَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

[سورة النحل آیت نمبر ۲۲]

ترجمہ: جن کی جان فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ شرک سے پاک ہوتے ہیں، قبض روح کے وقت فرشتے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، بس اب تم اپنے اعمال کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے، جنت میں چلے جانا۔

ایک جگہ ارشاد ہے:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ أَدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمَنِينَ

[سورة الحجر، آیت نمبر ۴۵، ۴۶]

ترجمہ: بے شک پرہیز گاران باغوں میں اور چشموں پر ہوں گے، ان کو کہا جائے گا کہ ان باغوں میں سلامتی اور اطمینان قلب کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا. أَوْ
سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، (شَكَ فِي أَحَدِهِمَا) مُتَمَسِكِينَ أَخِذُ بَعْضُهُمْ

بِغَضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

[رواہ البخاری، رقم ۶۵۴۳]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت کے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو عدد کے تعین میں شک ہے) افراد اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

ف: مقصد یہ ہے کہ سب کے سب اکٹھے جنت میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر داخل ہوں گے، اس سے جنت کے دروازے کی چوڑائی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

[فتح الباری ص ۶]

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى
صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوَكِبٍ
ذُرِّي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَتَفَلَّوْنَ
وَلَا يَتَمَخَّطُونَ أَمْشَاطَهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ
وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلْوَةُ إِلَّا لَنَجْوَجٍ عُودُ الطَّيِّبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ
الْعَيْنُ، عَلَى خَلْقٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمُ سِتُونَ
ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ.

[رواہ البخاری رقم ۳۳۲۷]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہوں گی جسے

چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔ پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے آلائش نکالیں گے۔

ان کے کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کے پسینے مشک کی طرح ہوں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود (نہایت پاکیزہ لکڑی) پڑی ہوگی اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہوں گی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھ گز بلندی اور اونچائی میں قد ہوگا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يُصْقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ أَنِيتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُبْغٌ سَوْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

[رواه البخاری، رقم ۳۲۴۵]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت کے لوگوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، نہ وہ جنت میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے، انگلیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں

کا گودا گوشت کے اوپر دکھائی دے گا نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض و عناد، ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے اور وہ صبح و شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔
ف: مقصد یہ ہے کہ ان کے دل برے اخلاق سے پاک و صاف ہوں گے اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہوں گے۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً

[رواہ الترمذی رقم ۲۵۴۵]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اہل جنت، جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے بدن پر بال ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہوگی، بغیر سرمہ لگائے ان کی آنکھیں سرمہ گوں ہوں گی، ان کی عمر ۳۰ یا ۳۳ سال کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنِ الْمُقَدَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَحَدٍ يَمُوتُ سَقَطًا وَلَا هَرِمًا وَإِنَّمَا النَّاسُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ إِلَّا بَعَثَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ عَلَى مَسْحَةِ آدَمَ وَصُورَةُ يُوسُفَ وَقَلْبُ أَيُّوبَ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَظُمُوا وَقُحْمُوا كَالْجِبَالِ"

[رواہ البیہقی باسناد حسن] [الترغیب والترہیب رقم ۵۴۴۷]

ترجمہ: قیامت کے دن سارے انسان ٹوہ وہ کچا بچہ مرا ہوا یا بوڑھا ہو کر مرا ہو (۳۳) سال کی عمر میں اٹھائے جائیں گے اور وہ شخص جنتی ہوگا تو اس کا قد حضرت آدم علیہ السلام والا اور شکل حضرت یوسف علیہ السلام کی اور دل حضرت ایوب علیہ السلام والا ہوگا۔ اور اگر دوزخی ہوگا تو اسے بڑھا کر پہاڑوں کی طرح کر دیا جائے گا۔

چھٹی فصل

سب سے کم درجہ والا جنتی

حدیث نمبر (۶)

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَأَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ تَعَالَى مَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ: كَيْفَ؟ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَيَقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكٍ مُلْكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَدَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ عَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ

قَالَ: وَمُصَدِّقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ﴾

مَا أَخْفَىٰ لَهُمْ مِنْ قُرْةٍ أَعْيُنُ

[سورۃ سجدة آیت نمبر ۷۱] [رواہ مسلم ۴۶۵]

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا شخص کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک شخص ہوگا جو تمام جنتیوں کے داخل ہو جانے کے بعد جنت میں جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا جنت میں چلے جاؤ، وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں جنت میں کہاں جاؤں؟ جنت کے تمام محلات اور مراتب و مناصب پر لوگ پہنچ چکے ہیں، اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں جنت میں اتنا علاقہ مل جائے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کا علاقہ ہوتا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گی جاؤ یہ علاقہ بھی لے لو اور اس کا پانچ گنا اور لے لو۔ وہ شخص کہے گا اے میری رب میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی لے لو اور اس جیسا دس گنا علاقہ اور بھی لو، اس کے علاوہ جو چیز تمہارے دل کو اچھی لگے اور تمہاری آنکھوں کو بھائے وہ بھی لے لو۔ وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا جن لوگوں کا جنت میں سب سے بڑا درجہ ہوگا وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو میں نے پسند کر لیا ہے اور ان کی عزت و کرامت پر میں نے اپنے ہاتھ سے مہر لگا دی ہے اور ان کو وہ نعمتیں ملیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی ذہن میں ان کا تصور آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی تصدیق قرآن کریم میں ہے۔

﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾

[سورہ سجدہ، آیت نمبر ۷۱]

ترجمہ: کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے کیا کیا

نعمتیں چھپائی ہوئی ہیں۔

ساتویں فصل

جنت کے درجات

قَالَ تَعَالَى: وَمَنْ يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ.

ترجمہ: اور جو شخص اس کے حضور میں مومن بن کر حاضر ہو اور انحالیکہ وہ نیک اعمال کا بھی پابند تھا تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے اونچے اونچے درجے ہوں گے۔
(کشف الرحمن)

كُلًّا نُمِدُّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا [سورة الاسراء: ۲۰]

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ کے رب کی عطا میں سے ہر فریق کی امداد کرتے ہیں۔ ان کی بھی اور ان کی بھی اور آپ کے رب کی یہ عطا کسی پر بند نہیں ہے۔
(کشف الرحمن)

أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا [سورة الاسراء: ۲۱]

ترجمہ: اے پیغمبر! آپ دیکھ لیجئے ہم نے بعض آدمیوں کو بعض پر کس طرح افزونی اور برتری دے رکھی ہے اور یقیناً آخرت باعتبار درجات کے بہت بلند ہے۔
(کشف الرحمن)

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا

وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

[سورة النساء ۹۵-۹۶]

ترجمہ: جو مسلمان بغیر کسی عذر شرعی کے جہاد سے بیٹھ رہنے والے ہیں، وہ ان مجاہدین کے برابر نہیں ہو سکتے جو اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کو جو اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد میں مشغول رہتے ہیں، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت اور بزرگی دی ہے۔ اگرچہ ہر ایک بیٹھ رہنے والے اور لڑنے والے سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے مگر ہاں مجاہدین کو گھر بیٹھ رہنے والوں کے مقابلے میں بہت بڑا اجر عطا فرمایا ہے۔ وہ اجر عظیم بہت سے درجے ہیں جو اللہ کی جانب سے عطا ہوں گے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا اور بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔

(کشف الرحمن)

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۝ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

[سورة المجادلة ۱۱]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے درجے بلند کر دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(کشف الرحمن)

أَفَمَنْ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطِ مِنَ اللَّهِ وَمَا لَهُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ.

[سورة آل عمران ۱۶۲-۱۶۳]

ترجمہ: بھلا ایک ایسا شخص جو رضائے الہی کا تابع ہو گیا ہو، کیا وہ اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو غضب الہی کا مستحق ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ جہنم لوٹ کر جانے کی

بہت ہی بڑی جگہ ہے۔

ان لوگوں کے اللہ کے ہاں الگ الگ درجے ہیں اور اللہ سب کے اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ [کشف الرحمن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْغَائِبَ فِي الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ؟ قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ.

[رواہ البخاری رقم ۳۲۵۶]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنتی لوگ اپنے اوپر کے بالا خانوں والے جنتیوں کو ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق و مغرب کی جانب بہت دور افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے۔ ان میں ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے علاوہ کوئی نہ پاسکے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہونگے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی۔ (ایمان و تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا)۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيْعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ. وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرُبَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسُ الْأَعْلَى.

[رواه البخاری رقم ۲۸۹۰]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟)۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انہیں ایک نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو صبر کر لوں گی اور اگر ایسا نہیں ہے تو ان پر خوب روؤں گی۔ (اس وقت تک زور سے رونا منع نہ ہوا تھا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حارثہ کی والدہ! جنت میں کئی جنتیں ہیں اور تمہارے بیٹے کو فردوسِ اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ لِي هَذِهِ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارِ

[مسند احمد صفحہ ۵۰۹]

وَلَدِكْ لَكَ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں، وہ عرض کرتا ہے یہ کیسے ہوا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں یہ اس وجہ سے ہوا کہ تمہارے بیٹے نے تمہارے لئے استغفار کیا۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُقَالُ يَغْنَى لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْقُ وَرَتَّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا

[رواہ الترمذی رقم ۲۹۱۴]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حافظ قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کیونکہ تمہارا انعام وہی ہوگا جہاں تمہاری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ: اقْرَأْ وَارْقُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتَّى يَنْتَهَى إِلَى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْعَبْدِ: اقْبِضْ فَيَقُولُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَارَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُولُ بِهِدِهِ الْخُلْدُ وَبِهِدِهِ النَّعِيمُ

[الترغيب والترهيب رقم ۱۹۳۳]

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی رات میں دس آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ایک قطار (اجر کا) لکھا جاتا ہے ایک قطار دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا، آپ کا رب عز وجل فرمائے گا پڑھتا جا، اور ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ پر چڑھتا جا، یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے آخری آیت پر پہنچے گا جو اسے یاد ہوگی، اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے پکڑ لے بندہ ہاتھ سے اشارہ کر کے عرض کرے گا آپ زیادہ جانتے ہیں (میں کس چیز کو لے لوں پکڑ لوں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس ہاتھ سے جنت میں ہمیشہ رہنا اور اس ہاتھ سے جنت کی نعمتیں (لے لو)۔

آٹھویں فصل

جنت کا سب سے اونچا درجہ اور مرتبہ

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُوا أَن أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

[رواہ مسلم رقم ۸۴۹]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم اذان سنو تو اسی جیسے کلمات کہو، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے

ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

نویں فصل

جنت کی تعمیر اور اس کی مٹی

حدیث نمبر (۱)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: "مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيَا فِيهَا لَا يَمُوتُ وَيَنْعَمُ فِيهَا لَا يَبْئَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَنَؤُهَا؟ قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ دَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِصَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ"

[رواہ ابن ابی دنیا والطبرانی] [التراغیب والترہیب رقم ۵۴۶۶]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، موت نہیں آئے گی، مزے میں رہے گا، کبھی پریشان نہ ہوگا، نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! جنت کس چیز سے بنی ہے؟ ارشاد فرمایا اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارامشک کا ہے اور اس کی مٹی زعفران کی ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کے ہیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مَرَاغًا مِنْ مَسْكٍ مِثْلَ مَرَاغِ ذَوَابِكُمْ فِي الدُّنْيَا" [التَّوْبَةِ وَالتَّوْبَةِ رَقْم ۵۴۷۱]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جیسے تمہارے جانوروں کے لئے دنیا میں بھاگنے دوڑنے کی جگہ ہوتی ہے اسی طرح جنت میں بھی ہوگی (مگر) وہ مشک کی ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْلُو وَإِذَا تُرَابُهَا الْمَسْكُ

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے اس میں چمکدار موتی کے گنبد دیکھے اور میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی مشک کی ہے۔ [رواہ البخاری، رقم ۳۳۴۲]

دسویں فصل

جنت کے محلات، بالا خانے اور خیمے

"وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ" [سورة التوبة ۴۲]

ترجمہ: اور ان سے اللہ تعالیٰ نے نفیس مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہے وہ مکان انہی دائمی باغات میں ہوں گے۔ (کشف الرحمن)

"وَهُمْ فِي الْغُرَفَاتِ آمِنُونَ" [سورة سبا ۳۷]

ترجمہ: اور وہ بالا خانوں میں بے خوف ہوں گے۔ (کشف الرحمن)

”أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا“
[سورة الفرقان ۷۵]

ترجمہ: یہی وہ لوگ ہیں جن کو ان کے صبر و استقامت کے صلے میں بالا خانے دیئے جائیں گے اور وہاں وہ دعائے خیر اور سلام کے ساتھ استقبال کئے جائیں گے۔
(کشف الرحمن)

لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَغَدَّ اللَّهُ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ.

[سورة الزمر ۲۰]

ترجمہ: مگر ہاں وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے رہے تو ان کے رہنے کے لئے ایسے بالا خانے ہیں جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ ان بالا خانوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا۔
(کشف الرحمن)

”حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ“
[سورة الرحمن ۷۲]

ترجمہ: وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی اور خیموں میں محفوظ ہوں گی۔
[کشف الرحمن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخِيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُولُهَا سِتُّونَ مِثْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

[رواه مسلم ۷۱۵۸]

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلی موتی کا خیمہ ہوگا جس کا طول ساٹھ

میل ہوگا اس خیمہ میں مومن کے اہل خانہ ہوں گی۔ مومن ان کے پاس آنا جانا رکھے گا مگر ایک طرف کے لوگ دوسری طرف کے لوگوں کو نہیں دیکھیں گے (کیوں) جب ایک آدمی ایک بیوی کے پاس ہو تو اسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اسے اس کی دوسری بیویاں بھی دیکھیں۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يَرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعْدَهَا اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ"

[الترغيب والترهيب رقم ۱۳۸]

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کی باہر کی چیزیں اندر سے اور اندر کی چیزیں باہر سے دکھائی دیتی ہیں۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو (غریب و نادار لوگوں کو) کوکھانا کھلاتے ہیں اور سلام پھیلاتے ہیں (ہر ایک کو خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرتے ہیں اور رات میں ایسے وقت (تہجد کی) نماز پڑھتے ہیں جبکہ (اکثر) لوگ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. [راہ البخاری رقم ۳۸۲۰]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی خدیجہ آپ کے پاس (مکہ سے چل کر غار خرا میں) آنے والی ہیں۔ ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پینے کی کوئی چیز ہے (راوی کو شک ہے) جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیجئے اور ان کو جنت میں ایک ایسے محل کی خوشخبری سنا دیجئے جو خولد ارموتی کا ہے۔ اس محل میں نہ شور و شغب ہے اور نہ تکلیف و تکان ہے۔

ف: یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب رسول کریم ﷺ خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے غار حرا چلے جاتے تھے اور کئی کئی دن تک وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے ساتھ کھانے پینے کی کچھ چیزیں جیسے ستور اور پانی وغیرہ لے لیتے تھے تاکہ بھوک اور پیاس کا غلبہ خلوت نشینی میں مغل نہ ہو، اور ایک دن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کھانے پینے کا کچھ سامان لے کر خود آپ ﷺ کے پاس پہنچیں، واضح رہے کہ عام طور پر ثابت تو یہی ہے کہ رسول پاک ﷺ خلوت گزینی کے لئے غار حرا میں نبوت ملنے سے پہلے جاتے تھے اور اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کا آپ کے پاس آنا شروع نہیں ہوا تھا، لیکن ممکن ہے کہ نبوت ملنے کے بعد بھی کچھ دنوں تک آپ ﷺ نے غار حرا میں رہنے کا معمول جاری رکھا ہو اور انہیں دنوں میں سے کسی دن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا کھانا لے کر غار حرا میں گئی ہوں۔

اس حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے جنت میں ایک خولد ارموتی کا محل ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ محل کا گنبد ایک پورا موتی ہوگا اور یا یہ مطلب ہے کہ وہ پورا محل موتی کا ہوگا۔ یعنی اتنا بڑا موتی ہوگا جس کے اندر کا خلاء ایک پورے محل پر محیط ہوگا۔

چونکہ دنیا کے گھروں میں دو تکلیف دہ چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک شور و

شعب، دوسرا گھروں کو بنانے، سنوارنے اور سجانے میں تکلیف اور مشقت، اس لئے فرمایا کہ جنت کے محل میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں گی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ سب سے افضل حضرت فاطمہ پھر حضرت خدیجہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ: وَعَلَيْكَ أَعَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ [رواه البخاری رقم ۷۰۲۴]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے ایک محل سونے کا دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس شخص کے لئے ہے؟ فرشتوں نے بتایا ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ (دوسری راویت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ عمر کا ہے) خطاب کے بیٹے! چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم میں غیرت ہے اسی وجہ سے میں اس محل میں داخل نہ ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

حدیث نمبر (۵)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نَقَوْا وَهَدَّبُوا أَذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا أَحَدَهُمْ بِمَسْكِنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَذْلَ بِمَنْزِلِهِ

كَانَ فِي الدُّنْيَا

[رواہ البخاری رقم ۲۴۴۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب مومنوں کو دوزخ سے نجات مل جائے گی تو انہیں ایک پل پر جو جنت و دوزخ کے درمیان ہوگا، روک لیا جائے گا اور وہیں ان کے ان مظالم کا بدلہ دے دیا جائے گا جو مظالم وہ ایک دوسرے پر دنیا میں کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ ظاہری اور روحانی طور پر صاف ستھرے کر دیئے جائیں گے تو ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے ان میں سے ہر شخص اپنے جنت کے گھر کو اپنے دنیا کے گھر سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پہچانے گا۔

گیارہویں فصل

جنت کی نہریں اور جنت کے چشمے

”وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ“ (الایۃ)

[سورۃ البقرۃ ۲۵]

اور اے پیغمبر آپ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے رہنے کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (کشف الرحمن)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ، فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ، وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى، وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ [الایۃ]

[سورۃ محمد ۱۵]

جس جنت کا اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس پانی کے رنگ و بو اور مزے میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور ایسے

دودھ کی نہریں ہیں جس دودھ کا ذائقہ ذرا نہ بدلا ہوگا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے بہت ہی مزے دار ہوگی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف و خالص ہوگا۔ (کشف الرحمن)

”إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ“

[سورة الدخان ۵۱، ۵۲]

ترجمہ: البتہ خدا سے ڈرنے والے پر امن مقام میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں۔ (کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ [رواه الترمذی ۲۵۷۱]

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ بے شک جنت میں میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر اس کے بعد اس سے نہریں پھوٹیں گی اور نکلیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْكُوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ“.

[رواه الترمذی ۳۳۶۱]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ”کوثر“ جنت میں ایک نہر ہے۔ اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس

کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اور اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قُبَابُ الْمَذْرُوعِ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طَيِّبُهُ، أَوْ طَيِّبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ، شَكَ الرَّاَوِي.

[رواه البخاری ۶۵۸۱]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی یا اس کی خوشبو (راوی کو شک ہے) تیز مشک کی طرح ہے۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكُوْثَرُ؟ قَالَ: ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَغْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَغْنَاهَا كَأَغْنَاكِ الْجُزُرِ "قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُهَا أَنْعَمَ مِنْهَا."

[رواه الترمذی ۲۵۴۲]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی

ہے، یعنی جنت میں وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اسمیں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ پرندے تو مزے میں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ان پرندوں کا گوشت کھانے والے ان سے زیادہ مزے میں ہوں گے۔

ف: حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نہر کے اندر پرندے ہوں گے یا اس نہر کے کناروں پر ہوں گے اور یہ پرندے اس لئے ہوں گے کہ جنتی لوگ کوثر کا پانی پیئیں اور ان کا گوشت کھائیں جس سے پانی پینے والوں کا مزہ دو بالا ہو جائے گا۔

[الکوکب الدری ص ۳۱۴، ج: ۳]

حدیث نمبر (۵)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّهْدَاءُ عَلَى بَارِقٍ نَهْرٍ بَبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضِرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بَكْرَةً وَعَشِيًّا

[مسند احمد ص ۲۶۶ المجلد الاول]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہداء جنت کے دروازے پر واقع ایک نہر کے کنارے پر سبزے میں ہوں گے۔ جنت سے ان کی روزی صبح و شام انہیں ملتی رہے گی۔

ف: ان شہداء سے مراد وہ شہداء ہیں جو اپنے بعض گناہوں کی وجہ سے اول وہلہ میں جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔

[الفتح الربانی صفحہ ۲۸ ج ۳]

بارہویں فصل

رسول اللہ ﷺ کے حوض کی کیفیت کا بیان

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ

هُوَ الْأَبْتَرُ ○

[سورة الكوثر]

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے آپ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ سو آپ اپنے رب کے آگے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ یقیناً جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام و نشان ہے۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَآوُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِزَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا.

[رواه البخاری رقم ۶۵۷۹]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت پر پھیلا ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی ہوگی اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ف: اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں کھانا پینا لذت کے لئے ہوگا، وہاں بھوک پیاس مٹانے اور بجھانے کے لئے نہ ہوگا کیونکہ جنت میں بھوک پیاس نہیں لگے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْآبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ"

[رواه البخاری رقم ۶۵۸۰]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا، میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ”ایلہ“ اور ”یمین“ کے شہر ”صنعاء“ کے درمیان کی مسافت ہے اور وہاں اتنی تعداد میں پیالے ہوں گے جتنے آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔

ف: ”ایلہ“ ملک شام کے ساحلی علاقہ پر واقع ایک شہر کا نام ہے اور اس کا موجودہ نام ایلات ہے۔ یہ شہر بحر احمر کے شمالی سرے پر واقع ہے۔ ایلہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کی مسافت تقریباً ایک مہینہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد کا مقصد اس بات کو سمجھانا ہے کہ میرے حوض کے دونوں سروں کے درمیان فاصلہ تقریباً اتنا ہے جتنا فلاں دو شہروں کا درمیانی فاصلہ ہے۔ اس کا مطلب متعینہ طور پر حد بندی کرنا نہیں ہے کہ میرے حوض کی لمبائی اور درازی اتنی ہی ہے جتنی فلاں دو شہروں کے درمیان مسافت ہے۔

[مظاہر حق بغیر لیسر ص ۱۵۹ ج ۵]

حدیث نمبر (۳)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُم عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَى شَرْبٍ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرَدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي

[رواہ البخاری رقم ۶۵۸۳ و رقم ۶۵۸۴]

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا جو میرے پاس سے گزرے گا وہ اس

کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ میرے پاس ایسے لوگ وہاں آئیں گے کہ میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ میں سے ہیں یعنی میرے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس پر مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تو مسلمان تھے مگر آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد دین سے پھر کمر متد بن گئے تھے)۔ (مظاہر حق باختصار صفحہ ۱۶۰ ج ۵)

اس پر میں کہوں گا دور ہو مجھ سے دور ہو خدا کی رحمت سے وہ شخص جس نے میری وفات کے بعد (دین و سنت میں) تبدیلی کی۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

[رواہ البخاری رقم ۲۵۸۸]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جگہ میرے گھر یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: حدیث کے پہلے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے اور بعینہ یہ ٹکڑا جنت میں منتقل کیا جائے گا۔ حدیث کے دوسرے حصے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ منبر شریف جو مسجد میں ہے یہ بعینہ حوض کوثر پر منتقل ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۵)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَبْقَى أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا إِلَّا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِحَةِ، آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخُبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلَ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ.

[رواه مسلم، رقم ۵۹۸۹]

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں اور سیاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اس رات کے ستاروں سے جو اندھیری ہو اور آسمان صاف ہو اس میں بادل نہ ہوں، اس حوض کے برتن جنت کے برتن ہیں جو اس سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنا لے بہتے ہیں جو اس سے پی لے گا وہ پیاسا نہ ہوگا۔ اس کا عرض اس کے طول جتنا ہے۔ عمان سے الیہ تک کا فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

ف: ”عمان“ ملک شام میں ہے۔

حدیث نمبر (۶)

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنَ إِلَى عَمَّانَ، أَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلَاجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْثَرُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قُلْنَا يَا رَسُولَ

اللَّهُ: صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: شَعْتُ الرُّؤُوسَ، دَنَسُ الثِّيَابِ، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا تَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُودُ، الَّذِينَ يُعْطُونَ مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطُونَ مَا لَهُمْ.

[الترغيب والترهيب رقم ۴۶۵۳]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ میرا حوض عدن سے عمان تک ہے۔ اس کے پیالے تعداد میں ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس حوض پر سب سے زیادہ تعداد میں آنے والے لوگ فقراء، مہاجرین ہوں گے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے اوصاف بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ لوگ پرانگندہ بالوں والے اور میلے کپڑوں والے ہوں گے۔ وہ لوگ ہوں گے جو ناز و نعمت میں رہنے والی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کے لئے لوگوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ (اس لئے کہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہیں) وہ لوگوں کے اپنے ذمہ جو حقوق ہوتے ہیں وہ ادا کرتے ہیں، لیکن ان کے حقوق لوگ ادا نہیں کرتے۔

حدیث نمبر (۷)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مِفْتَاحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ. أَوْ مِفْتَاحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ

تَنَافِسُوا فِيهَا. [رواه البخاری رقم ۶۵۹۰]

ترجمہ: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے شہداء احد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور تم پر گواہ رہوں گا اور میں خدا کی قسم اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرمادیا ہے) اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا کہ زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے بخدا تمہارے بارے میں اپنے جانے کے بعد شرک میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

تیرہویں فصل

جنت کے درخت

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ○ فِي سِدْرٍ
مَخْضُودٍ ○ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ○ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ○ وَمَاءٍ
مَّسْكُوبٍ ○ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ○ [سورة الواقعة ۲۷-۳۲]

اور دائیں طرف والے سو کیسی اچھی حالت میں ہیں، دائیں طرف والے وہ لوگ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بن کانٹوں کی بیریاں اور تہ بہ تہ کیلے ہوں گے اور ان باغوں میں سایہ لبسا اور بہتا ہوا پانی ہوگا اور بکثرت میوے ہوں گے۔ (کشف الرحمن)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○
ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ○ [سورة الرحمن ۴۶-۴۸]

اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔ سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب

کرو گے۔ وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔ (کشف الرحمن)

وَمِنْ ذُوْنِهِمَا جَنَّتٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَمَّتَيْنِ

[سورة الرحمن ۶۲-۶۴]

اور ان مذکورہ دو باغوں سے ذرا کم درجہ کے دو باغ اور بھی ہیں، سو تم دونوں رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے۔ وہ دونوں خوب گہرے سبز ہوں گے۔

(کشف الرحمن)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ . [سورة المرسلات]

البتہ پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں۔ [کشف الرحمن]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي

ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا [رواه البخاری رقم ۳۲۵۱]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار ایک سو سال تک چل سکتا ہے، اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ الْجَوَادُ

أَوِ الْمُضْمَرُ السَّرِيعُ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا"

[رواه البخاری رقم ۶۵۵۳]

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سایہ میں عمدہ اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو

سال تک چلتا رہے گا اور پھر بھی اسے قطع نہیں کر سکے گا۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ: يَسِيرُ الرَّاکِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ. (شَكَّ يَحْيَى) فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَاقُ [رواه الترمذی رقم ۲۵۴۱]

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے ”سدرۃ المنتہی“ کا ذکر فرمایا، پھر فرمایا سوار اس کی شاخوں میں سو سال چلے گا، یا یہ فرمایا کہ سو سوار اس کے سایہ میں رہیں گے، اس میں سونے کے پتنگے ہیں، اس کے پھل ایسے بڑے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مکے۔

حدیث نمبر (۴)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَخُلُ الْجَنَّةِ جُدُوعُهَا مِنْ زَمْرُدٍ خَضِرٍ وَكَرْبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرٌ وَسَعْفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مَقَطَعَاتُهُمْ وَحُلُلُهُمْ وَثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَاقِ وَالذَّلَاءِ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاللَّيْنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ فِيهَا عَجَمٌ [الترغیب والترہیب رقم ۵۴۹۹]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنت کے کھجور کے درخت کے تنے سبز زمررد کے ہیں اور اس کھجور کی ٹہنی کی موٹی چوڑی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخیں جنتیوں کا لباس ہیں۔ ان شاخوں میں جنتیوں کے چھوٹے کپڑے اور جوڑوں کا تعلق ہے۔ (بظاہر مراد یہ ہے کہ) جنتیوں کے کپڑے شاخوں سے نکلیں گے اور اس کے پھل منکوں اور ڈولوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ درخت

دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ ان پھلوں میں گٹھلی نہیں ہے۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهْ رَجُلٌ: "يَارَسُولَ اللَّهِ، مَا طُوبَى؟ قَالَ: شَجَرَةٌ مَسِيرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ، ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا. [الترغيب والترهيب رقم ۵۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ طوبی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سو سال کی مسافت کا ایک درخت ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلتے ہیں۔

حدیث نمبر (۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ. [رواه الترمذی رقم ۲۵۲۵]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تناسو نے کانہ ہو۔

ف: ان درختوں کی ٹہنیاں اور شاخیں مختلف قسموں کی ہیں، کسی کی سونے کی ہے، کسی کی چاندی کی، کوئی ٹہنی یا قوت و زمرد کی ہے، کوئی موتی کی اور ٹہنی طرح طرح کے شگوفوں سے آراستہ ہے اور اس پر قسم قسم کے میوے اور پھل لگے ہوئے ہیں، نیز جنت کے تمام درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ [مظاہر حق صفحہ ۲۱۳ ج ۵]

حدیث نمبر (۷)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ رِيحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَاءُ
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے
ہیں کہ مہندی جنت کے سب خوشبودار پودوں کی سردار ہے۔

حدیث نمبر (۸)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ:
يَا مُحَمَّدُ أَقْرَبُ أَمْتِكَ مِنِّي السَّلَامُ وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ
التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيَعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ."

[رواه الترمذی رقم ۳۴۶۲]

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ
پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی، لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے
(درخت) "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" ہیں (جتنے
کسی کا دل چاہے لگا لے)۔

چودھویں فصل

اہل جنت کا کھانا، پینا

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝

[سورة الواقعة ۲۰]

اور نیز وہ میوے جن کو یہ لوگ پسند کریں اور پرند کا وہ گوشت جس قسم کے گوشت

کی وہ مقربین خواہش کریں۔ (کشف الرحمن)

هَذَا ذِكْرٌ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّتٍ عَذْنٍ مَفْتُحَةٍ
لَهُمُ الْأَبْوَابُ ۝ مُتَكَبِّرِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ
وَشَرَابٍ ۝ [سورة ص ۴۹، ۵۱]

یہ انبیاء کا تذکرہ ایک نصیحت کا مضمون تھا جو ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے بے شک اچھا ٹھکانہ ہے، وہ اچھا ٹھکانہ دائمی باغ ہیں، جن کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے وہ وہاں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔ (کشف الرحمن)

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا
يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ [سورة الدھر ۶، ۵]

البتہ جو لوگ نیک ہیں وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پئیں گے اور وہ خاص بندے اس چشمہ کو جہاں چاہیں گے بہا لے جائیں گے۔ (کشف الرحمن)

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ
ذَكَرٍ أَوْأُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ
فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ [سورة المؤمن ۴۰]

حدیث نمبر (۱)

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا
يَتَفَلَّوْنَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ" قَالُوا: فَمَا
بِالْطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ" وَرَشَّحَ كَرَشَّحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُونَ
التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ."

[راوہ مسلم رقم ۷۱۵۲]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، بے شک اہل جنت، جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے (لیکن) وہ نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ان کا کھانا کہاں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ڈکار (آئے گا) اور پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ان کو تسبیح اور حمد کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس آتی جاتی ہے۔

ف: ڈکار سے کھانے کا فضلہ اور پسینہ سے پانی کا فضلہ خارج ہوگا۔ تسبیح و حمد کی وجہ سے کوئی پریشانی نہ ہوگی اور یوں ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر و ذکر وابستہ ہوگا۔ (مظاہر حق)

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ كَأَمْثَالِ الْبُحْبُ، تَرْعَى فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ" فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَطَيْرٌ نَاعِمَةٌ فَقَالَ: أَكَلْتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا. قَالَهَا ثَلَاثًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا.

[الترغيب والترهيب رقم

[۵۵.۶]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک جنت کے پرندے خراسانی اونٹوں کی طرح ہیں۔ جنت کی درختوں میں چرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ پرندے بڑے مزے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور ان کے کھانے والے ان سے زیادہ لطف اور مزے میں ہوں گے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا کہ مجھے امید

ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو ان پرندوں سے کھائیں گے۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُنَا بِالْأَعْرَابِ وَمَسَائِلِهِمْ قَالَ: أَقْبَلْ أَعْرَابِي يَوْمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً مُؤَذِيَةً وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤَذِي صَاحِبَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاهِي؟ قَالَ السُّدْرُ فَإِنَّ لَهُ شَوْكًا مُؤَذِيًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ ﴿فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ﴾ [الواقعة: ۲۸]

خَصَّدَ اللَّهُ شَوْكَهُ فَجَعَلَ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً، فَإِنَّهَا لَتَنْبُتُ ثَمَرًا، تَفْتَقُّ الثَّمَرَةُ مِنْهَا عَنِ اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ لَوْناً مِنْ طَعَامٍ مَا فِيهَا لَوْنٌ يُشَبُّهُ الْآخَرُ [التَّارِغِيبُ وَالتَّارِهِيْبُ ۵۵۱۱]

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں سے اور ان کے سوالات سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی (صحابی) تشریف لائے اور انہوں نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک تکلیف دینے والے درخت کا ذکر فرمایا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت ہوگا جو اپنے مالک کو تکلیف پہنچائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کونسا درخت ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیری کا درخت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے

﴿فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ﴾

اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ہٹا دیں گے اور ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل لگائیں

گے۔ پھر اس میں سے اور پھل نکالیں گے، ایک پھل بہتر (۷۲) قسم کے ذائقے اپنے اندر لئے ہوئے ہوگا۔ ایک کا رنگ دوسرے کے رنگ سے ملتا نہ ہوگا۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ مَقْدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَبَرْنِي بِهِنَّ آتِيفًا جِبْرِئِيلُ" قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَاكَ عَذْوُ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حَوْتٍ، وَأَمَّا الشَّبَةُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاءُوهُ كَانَ الشَّبَةُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُوهَا كَانَ الشَّبَةُ لَهَا، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهَتُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بِهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتْ بِي الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ النَّبِيَّتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا وَأَخِيرْنَا وَابْنُ أَخِيرِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا: أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا
وَوَقَعُوا فِيهِ.

[رواہ البخاری رقم ۳۳۲۹]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور آکر عرض کیا کہ میں آپ سے تین سوالات کروں گا، جن کا جواب سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا، ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ جنتی جنت میں جا کر سب سے پہلے کونسا کھانا کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرہ کلوا ہوگا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے)

ف: حدیث طویل ہے اہل علم کے لئے حدیث کا متن موجود ہے۔ موضوع سے متعلق حصے کا ترجمہ کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۵)

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ لَيَسْتَهْيِي الشَّرَابَ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَجِيءُ الْإِبْرِيْقُ
فَيَقَعُ فِي يَدِهِ فَيَشْرَبُ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى مَكَانِهِ.

[الترغيب والترهيب رقم ۵۵۰۲]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی جنتی مشروب پینا چاہے گا، اس چاہت کے ساتھ ہی صراحی اس کے ہاتھ میں آجائے گی اور وہ پی لے گا، پھر وہ صراحی دوبارہ اپنی جگہ واپس چلی جائے گی۔

پندرہویں فصل

اہل جنت کے کپڑے

يُحَلُّونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی

(کشف الرحمن)

ہوگا۔

يُحَلُّونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ

سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَكِنِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعَمَ الثَّوَابِ

[سورة الكهف ۳۱]

وَحَسَنَتْ مُرْتَفَقًا

ان کو ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے

باریک اور دبیز اور ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ ان باغوں میں یہ لوگ مسہری نما تختوں پر

تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کیا ہی اچھا بدلا ہے اور وہ جنت آسائش کے لحاظ سے کیا ہی

(کشف الرحمن)

خوب آرام گاہ ہے۔

عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ

[سورة الدهر ۲۱]

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

اہل جنت کا بالائی لباس باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے

کپڑے بھی ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار

(کشف الرحمن)

ان کو شراب طہور یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔

حدیث نمبر (۱)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ كَانَ

وُجُوهُهُمْ ضَوْءُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنٍ
أَحْسَنَ كَوَكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ
مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ
سَوْفِهِمَا مِنْ وَرَاءِ لَحُومِهَا وَخُلِّلِهِمَا كَمَا يُرَى الشَّرَابُ
الْأَخْضَرُ فِي الزُّجَاجَةِ الْبَيْضَاءِ. [الترغيب والترهيب ۵۰۱۴]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلی داخل ہونے والی جماعت کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے اور دوسری داخل ہونے والی جماعت کے رنگ اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے جو بہت اچھا ہو۔ ہر جنتی کو حور عین میں سے دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے۔ جوڑے کو پہننے کے باوجود ان بیویوں کی پنڈلیوں کا گودا دکھائی دے گا جس طرح سفید شیشہ میں سرخ مشروب دکھائی دیتا ہے۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ ثِيَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَتَنْسَجُ نَسْجًا أَمْ
تُشَقِّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَكَانَ الْقَوْمُ تَعْجَبُوا مِنْ مَسْأَلَةِ
الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: مَا تَعْجَبُونَ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا،
قَالَ: فَسَكَتَ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ
أَنَا، قَالَ: لَا بَلْ تُشَقِّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ [مسند احمد ج ۲ ص ۲۳]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک صاحب آئے اور کھڑے ہو کر سوال کیا یا رسول اللہ بتائیں کہ جنتیوں کے کپڑے بنے جائیں گے یا جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔ لوگ اس سوال کی وجہ سے

تعب میں پڑ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کس وجہ سے تعب کر رہے ہو، کیا تعب کی وجہ یہ ہے کہ ایک ناواقف نے جاننے والے سے پوچھا؟ پھر آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر پوچھا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی بات نہیں (کہ وہ کپڑے بنے جائیں گے) بلکہ وہ کپڑے تو جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔

سولہویں فصل

جنت کے پچھونے

فِيهَا سُرُورٌ مَرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝
وَزَرَائِبُ مَبْنُوتَةٌ ۝ [سورة الغاشية ۱۲، ۱۳]

اس میں اونچے اونچے درخت ہوں گے اور آب خورے رکھے ہوں گے اور گاونے تکیے برابر برابر لگے ہوئے ہوں گے اور مٹلی چھوٹی چھوٹی مسندیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔
(کشف الرحمن)

مُتَكَبِّينَ عَلَى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ [سورة الرحمن ۵۴]
اہل جنت ایسے فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔
(کشف الرحمن)

مُتَكَبِّينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ

[سورة الرحمن ۷۶]

ترجمہ: وہ اہل جنت عجیب خوش نما فرشوں پر سبز رنگ کے کے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔
(کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٌ مَرْفُوعَةٌ [سورة الواقعة ۳۳]

قَالَ إِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ

عَامٍ [رواه الترمذی رقم ۲۵۳]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سورہ واقعہ کی آیت ”فُرُشٌ مَرْفُوعَةٌ“ (ترجمہ) اور اونچے پچھونے کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ ان کی اونچائی زمین و آسمان کی درمیانی مسافت یعنی پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔

حدیث نمبر (۲)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ (بَطَائِنُهَا

مِنْ إِسْتَبْرَاقٍ) [سورة الرحمن ۵۴]

قَالَ أَخْبَرْتُمْ بِالْبَطَائِنِ، فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ؟

[الترغیب والترہیب رقم ۵۵۲۱]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ

﴿بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَاقٍ﴾

ترجمہ: (اس کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے) کے بارے میں فرمایا تمہیں اللہ کی طرف سے استر کے کپڑے کے بارے میں بتایا گیا ہے (کہ وہ دبیز ریشم کے ہوں گے) تو اوپر کا کپڑا (یعنی ابرہ) (اعلیٰ درجہ کا) ہوگا۔

ستر ہویں فصل

جنتیوں کی عورتیں

وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ

[سورة الواقعة ۲۳، ۲۴]

اور ان کے لئے گوری رنگت والی بڑی بڑی آنکھوں والی ایسی عورتیں ہوں گی

جیسے سب میں حفاظت سے رکھا ہوا موتی۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ خَدَائِقَ وَأَغْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا

[سورة النبأ ۳۱. ۳۲. ۳۳]

البتہ پرہیزگاروں کو ان کی مراد ملتی ہے۔ وہ مراد باغ ہیں اور انگور ہیں اور نوجوان ہم عمر عورتیں ہیں۔

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنِشَاءً ۝ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُباً أْتَرَابًا ۝

[سورة الواقعة ۳۵. ۳۷]

ہم نے وہاں کی عورتوں کو ایک خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ باکرہ رہیں گی۔ خاوند کی محبوبہ اور ہم عمر ہوں گی۔ (کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لِرَوْحَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْغْدُودَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٌ قَيْدٍ . يَغْنَبُ سَوَاطِلَ خَيْرٍ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لِأَضَاءِ ثَمَّابَيْنَهُمَا وَلَمَلَاءِ تَهْ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

[رواه البخاری رقم ۲۷۹۶]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام بھی گزاریں دینا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور کسی کے لئے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا ایک کوڑا کی جگہ بھی (راوی کو شک ہے) دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت دنیا کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ روشن ہو جائیں اور خوشبو سے

معطر ہو جائیں گے اور اس کے سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَصْوَابِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يَرَى مَخْ سَوْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ

[رواہ مسلم رقم ۷۱۴۷]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جنت میں کوئی غیر شادی شدہ نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَبَّرُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَتُهُ "فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكَبِهِ" فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَذْنَى لَوْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ أَنَا مِنَ الْمَزِيدِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا أَذْنَابُهَا مِثْلُ النُّعْمَانِ مِنْ طُوبَى فَيَفْضُذُهَا بِصَرِّهِ حَتَّى يَرَى مَخْ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التَّيْجَانِ إِنْ أَذْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

[مجمع الزوائد صفحہ ۷۷۵ ج ۱، رقم الحديث ۱۸۷۲۲]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں اپنی جگہ سے منتقل ہوئے بغیر ستر سال تک تکیہ اور سہارا لگائے گا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اس کے پاس آ کر اس کے مونڈھوں پر (ہاتھ) مارے گی تو اسے اپنا چہرہ اس کے رخسار میں آئینہ میں دیکھنے سے زیادہ صاف نظر آئے گا۔ اس کی بیوی پر سب سے کم روشن موتی بھی اتنا روشن ہوگا کہ وہ مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت کو روشن کر دے گا۔ بیوی اسے سلام کرے گی، یہ اسے جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ جواب میں کہے گی کہ میں مزید میں سے ہوں (جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو وہ دیں گے جسے وہ چاہیں گے۔ پھر فرمایا ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ اور ہمارے پاس مزید بھی ہے) اس عورت پر طوبیٰ درخت سے نکلے ہوئے ستر جوڑے ہوں گے۔ جس میں سے کم درجہ کا جوڑا بھی اتنا بڑا ہوگا جیسے ”نعمان“ (پہاڑ جو عزم میں ہے) ایسے ستر جوڑوں میں سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دے گا اور اس عورت پر تاج ہوں گے اس تاج میں سب سے کم روشن موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ کو روشن کر دے گا۔

حدیث نمبر (۴)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِيْ امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِنِّيْنَا .

[مسند احمد صفحہ ۲۴۲ ج ۵]

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ستاتی ہے تو اس شخص کی وہ بیوی جو حور عین میں سے ہے کہتی ہے کہ اسے مت ستانا اللہ تجھے تباہ و برباد کرے، وہ تیرے پاس چند دن کا

مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

اٹھارویں فصل

جنت میں جماع

حدیث نمبر (۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ؟ قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَالشَّهْوَةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ وَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ أَذَى، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حَاجَةُ أَحَدِهِمْ رَشَحٌ يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ"

[السنن الكبرى صفحہ ۴۵۴ ج ۶ حدیث رقم ۱۱۴۷۸/۱]

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بالکل ایسی ہی بات ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایک جنتی کو کھانے پینے اور جماع کرنے اور اپنی خواہش کے لئے سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس پر یہودی بولا کہ جو کھائے گا پیئے گا اسے (فارغ ہونے کی) ضرورت بھی پڑے گی اور جنتی میں تو گندگی نہیں ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ ایک پسینہ ان کی کھالوں سے بہے گا جس کے بعد پیٹ کی گرانی ختم ہو جائے گی

اور وہ دبلا ہو جائے گا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنْ الْجَمَاعِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ

[رواه الترمذی رقم ۲۵۳۶]

مِائَةٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا وہ اتنا جماع کرنے کی طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔

انیسویں فصل

جنت میں حوروں کا گانا

حدیث نمبر (۱)

وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغْنِينَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغْنِينَ بِهِ "نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحَسَنَاتُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ، يَنْظُرُونَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ، وَإِنَّ مِمَّا يُغْنِينَ بِهِ: "نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُتُّ، نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا نَخَفُنَّ، نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا نَطْعُنُ".

[التروغيب والترهيب صفحہ ۴۴۷، ج ۴ رقم الحديث ۵۵۳۹]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ اہل جنت کی بیویاں ایسی خوش الحانی کے ساتھ اپنے شوہروں کے سامنے گائیں گی کہ سننے والوں نے کبھی اس سے زیادہ خوش کن آوازوں کے ساتھ کسی کو گاتے ہوئے نہ سنا ہوگا۔ وہ اپنے گانے میں کہیں گی کہ ہم خوش اخلاق خوبصورت ہیں۔ ہم ان لوگوں کی بیویاں ہیں وہ مرد ہمیں دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور ایک گانے میں وہ یہ گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہیں گی، مریں گی نہیں، ہم بے خوف ہیں، ڈریں گی نہیں، ہم یہاں رہیں گی، یہاں سے کہیں اور نہیں جائیں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَيَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَعِنْدَ رَجُلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ تُغْنِيَانِهِ بِأَحْسَنِ صَوْتٍ سَمِعَهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَلَيْسَ بِمَرْمَرِ الشَّيْطَانِ وَلَكِنْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَتَقْدِيرِهِ [اتحاف السادة المتقين ص ۵۴۷ ج ۱۰]

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ہر داخل ہونے والے بندے کے سر اور پیروں کے پاس دو خورعین بیٹھ کر ایسی خوش الحانی کے ساتھ گائیں گی کہ ویسی خوش الحان آواز کسی انسان اور کسی جن نے نہ سنی ہوگی اور وہ گانا شیطانی باجانہ ہوگا کہ اس میں فحش کلام ہو بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس (پر مشتمل بات) ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْخُورَ فِي الْجَنَّةِ يُغْنَيْنِ يَقْلَنْ نَحْنُ الْخُورُ الْحَسَنُ هُدَيْنَا لِأَزْوَاجِ كِرَامِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ حور عین جنت میں گاتی ہوئی یوں کہیں گی کہ ہم خوبصورت گوری ہیں، ہمیں معزز شوہروں کے لئے ہدیہ کیا گیا ہے۔

بیسویں فصل

اہل جنت کے زیور

يُحْلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ

[سورة الحج ۲۳]

ان کو سونے کے نگین اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ (کشف الرحمن)

وَحُلُوءًا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقْفُهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا

[سورة الدهر ۲۱]

اور ان کو چاندی کے نگین پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو شراب طھویر یعنی نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ حَلِيَّةً عُدِلَتْ بِحَلِيَّةِ أَهْلِ الدُّنْيَا جَمِيعُهَا لَكَانَ مَا يُحْلِيهِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ فِي الآخِرَةِ أَفْضَلَ مِنْ حَلِيَّةِ الدُّنْيَا جَمِيعِهَا.

[رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ہریرۃ باسناد حسن]

[إتحاف السادة المتقين صفحہ ۵۳۲ ج ۱۰]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ

اگر جنتی کا سب سے کم درجہ والا زیور کا مقابلہ دنیا والوں کے سب زیوروں سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں جو زیور پہنائیں گے وہ ان سب زیوروں سے زیادہ افضل ہوگا۔

حدیث نمبر (۲)

عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوَضَّعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

[رواہ الترمذی رقم الحدیث ۱۶۶۳]

ترجمہ: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ شہید کے سر پر تاج رکھا جائے گا اس تاج کا ایک یاقوت دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔

اکیسویں فصل

جنت کے رومال

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِبُلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ لِأَحْسَنَ مِنْ هَذَا. [رواہ البخاری رقم: ۲۳۴۸]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ریشم کا جبہ ہدیہ کیا گیا تھا۔ لوگوں کو اسے دیکھ کر تعجب ہوا (کہ کتنا اچھا ہے) اور آپ علیہ السلام ریشم سے منع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

بائیسویں فصل

جنتیوں کے بازار

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا، يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْتُو فِي وُجُوهِهِمْ وَيَأْتِيهِمْ، فَيَزَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ إِزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ، وَاللَّهِ! لَقَدْ إِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا"

[رواه مسلم رقم الحديث ۷۱۴۶]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمال کی ہوا چلے گی۔ جس سے ان کے چہرے اور کپڑے بھر جائیں گے اور ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا۔ پھر وہ گھر والوں کے پاس جائیں گے تو گھر والے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہونے کی وجہ سے کہیں گے کہ بخدا ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بہت زیادہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ تمہارا حسن و جمال بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

تیسویں فصل

اہل جنت کا اپنے رب کو دیکھنا

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۖ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ . [سورة القيامة ۲۳]

اس دن بہت سے چہرے بارونق اور چمکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ اپنے رب کی تجلی کا مشاہدہ کرتے ہوں گے۔ (کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ ذُوْنهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَهَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ ذُوْنَهَا سَحَابٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے (جواب کے لئے) پوچھا کیا تمہیں چودھویں کے چاند میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو کوئی شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تمہیں سورج میں جبکہ اس کے قریب کہیں بادل نہ ہو شبہ ہوتا ہے، لوگ بولے کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا رب العزت کو تم اس طرح دیکھو گے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَوْ يَدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تَبَيِّضْ وَجُوهَنَا؟ أَلَمْ تَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتَنْجِنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ (عَزَّ وَجَلَّ)

[رواہ مسلم رقم الحدیث ۴۴۹]

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب تمام جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ

تمہیں مزید کسی اور چیز کی ضرورت ہے جو میں تمہیں دوں، جنتی عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہرے روشن نہیں کر دیئے، کیا آپ نے ہمیں دوزخ سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں فرما دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ان کے اور اپنی ذات کے درمیان سے حجاب ہٹا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیں گے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

حدیث نمبر (۳)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فَضَّةٍ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ

[رواہ البخاری رقم الحدیث ۷۴۴۴]

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ اپنے والد قیس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے اور دو جنتیں سونے کی ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور جنت عدن میں قوم اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو رب العزت کے چہرے پر ہوگی۔

چوبیسویں فصل

جنت میں مومن کا قد و قامت

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطَوَلُهُ

سُتُونِ ذِرَاعاً

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس کا قد ساٹھ گز ہوگا۔

پچیسویں فصل

ہمیشہ کی رضا مندی

لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ
بَالْعِبَادِ. [سورة آل عمران ۱۵]

جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں گے، ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے پاکیزہ عورتیں ہیں اور مزید برآں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی اور سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔ (کشف الرحمن)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝
جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عِدْنُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ
خَشِيَ رَبَّهُ. [سورة البينة ۸.۷]

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کے پابند رہے تو یہ لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کا صلہ ان کی رب کے ہاں ایسے دائمی باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ صلہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ، رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى؟ يَارَبِّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَارَبِّ! وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا [رواه مسلم رقم الحديث ۷۱۴۰]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے۔ اے اہل جنت! جنتی عرض کریں گے بلکہ، ہم آپ کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور سب خیر آپ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم کیوں راضی نہ ہوں گے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دے دیا ہے جو آپ نے اپنی کسی اور مخلوق کو نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں تمہیں اس سے افضل نعمت نہ دوں، وہ کہیں گے اے رب اس سے افضل نعمت کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تم سے ایسا راضی ہوں کہ پھر اس کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

چھیسیویں فصل

ہمیشہ رہنا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَلِيدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۝

[سورة الکھف: ۱۰۷، ۱۰۸]

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ان کی مہمانی کے لئے بہشت بریں کے باغ ہوں، وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ وہاں سے منتقل ہونا نہ چاہیں گے۔ (کشف الرحمن)

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ "إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا" فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَنُودُوا أَنْ تَبْلُغُوا الْجَنَّةَ أَوْ رِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ" ﴿

[رواه مسلم رقم الحديث ۷۵۷۷]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک منادی آواز لگائے گا، بے شک تمہارے لئے صحت ہے، تم کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے زندگی ہے، تم کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے جوانی ہے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تمہارے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں، کبھی تم پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَدْخُلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَيَدْخُلُ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا

مَوْتُ، وَيَأْهَلُ النَّارَ لَا مَوْتَ كُلِّ خَالِدٍ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ۔“

[رواہ مسلم رقم الحدیث ۷۱۸۳]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، پھر اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک منادی کھڑے ہو کر یہ اعلان کرے گا کہ اے جنت والو! موت نہیں اور اے دوزخیوں! موت نہیں، سب ہمیشہ اپنے ٹھکانہ پر رکھیں گے۔

ستائیسویں فصل

اہل جنت کی صفوں کی تعداد

حدیث نمبر (۱)

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةً صَفًّا: ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

[رواہ الترمذی رقم الحدیث ۲۵۴۶]

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ۱۲۰ صفیں ہوں گی، اس امت کی ان میں سے ۸۰ ہوں گی اور ۴۰ باقی امتوں کی ہوں گی۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: "أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ؟“ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: ”أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ؟“ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ
فِي أَهْلِ الشُّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ
الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.

[رواه البخاری رقم الحديث ۶۵۲۸]

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
ایک خیمہ میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس پر خوش ہو گے کہ تم لوگ اہل جنت کا
ایک چوتھائی ہو؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں، آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم اہل
جنت کے تہائی ہو، ہم نے کہا کہ جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم آدھے ہونے
پر راضی ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس
کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا آدھا ہو گے۔ اور یہ
اس لئے ہوگا کہ جنت میں مسلمان روح کے سوا اور کوئی داخل نہ ہوگا اور تم لوگ اہل
شرک کے درمیان اس طرح ہو گے جیسا سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔ یا
جیسی سرخ بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں۔

ف: بظاہر مقصود یہ ہے کہ تم بڑی کثیر تعداد میں جنت میں جانے والوں میں
ہو گے، جس کو کبھی آدھے سے اور کبھی دو تہائی سے تعبیر فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اٹھائیسویں فصل

سب سے آخر میں داخل ہونے والے جنتی

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئاً فَلْيَتَّبِعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَارُبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ: هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخْطِفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبِقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَوْنَ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ آثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا آثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا، فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ مُقْبِلاً بَوَجهِهِ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبْنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقْنِي ذِكَاؤُهَا،

فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَنْصَرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بِهَجَّتِهَا سَكَّتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدَمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمَوَاقِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَقْدُمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَافِيهَا مِنَ النُّضْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَنْحَكَ يَا بَنِي آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ؟ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: رِذْ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْبُخْدَرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَّا قَوْلُهُ: "لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ" قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ:
إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ"

[رواه البخاری رقم الحديث ۸۰۶]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جو جسے پوجتا تھا اس کے پیچھے ہو لے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے، بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے پیچھے ہو لیں گے، یہ امت باقی رہ جائے گی اس میں بھی منافقین ہوں گے۔ جن کے پاس اللہ تعالیٰ آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں، وہ بھی کہیں گے کہ آپ ہمارے رب ہیں، پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلوائیں گے۔

پل صراطِ جہنم کے اوپر بنادی جائے گی اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز انبیاء کے علاوہ کوئی اور بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے اے اللہ محفوظ رکھے، اے اللہ محفوظ رکھے اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔

بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک اور بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکالیں، چنانچہ وہ

باہر نکلیں گے اور موحّدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے نشانات کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ جب یہ جہنم سے نکالے جائیں گے تو سجدہ کے اثر کے سوا ان کے تمام حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر آئیں گے تو بالکل ہی جل چکے ہوں گے اس لئے ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے ان میں اس طرح تازگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب ٹھمنے کے بعد سبزہ اگ آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائیں گے۔

لیکن ایک شخص جنت اور جہنم کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا، یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہوگا۔ اس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہے، اس لئے کہے گا کہ اے رب میرے چہرے کو دوزخ کی طرف سے پھر دیجئے کیونکہ اس کی بو بڑی ہی تکلیف دہ ہے اور اس کی تیزی مجھے جلا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تمہاری تمنا پوری کر دی جائے تو تم دوبارہ نیا سوال تو نہیں کرو گے؟ بندہ کہے گا نہیں، تیرے غلبہ کی قسم۔ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ہر طرح میثاق کرے گا کہ پھر دوسرا سوال نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دیں گے، جس کی وجہ سے جنت کی طرف اس کا رخ ہو گیا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ تعالیٰ نے جتنی دیر چاہا چپ رہے گا لیکن پھر بول پڑے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کیا تم نے عہد و پیمان نہیں باندھ لیا تھا کہ اس سوال کے علاوہ اور کوئی سوال تم نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا، اے رب مجھے آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ پھر کیا ضمانت ہے اگر تمہاری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال پھر نہیں کرو گے۔ بندہ کہے گا، اے میرے رب تیری عزت کی قسم اب دوسرا کوئی سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عہد و پیمان باندھ لے گا اور جنت کے

دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب جنت کی پہنائی، تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہیں گے چپ رہے گا، لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے رب مجھے جنت کے اندر پہنچا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ابن آدم، تو کس قدر توبہ شکن ہو گیا، ابھی تم نے عہد و پیمان نہیں باندھے تھے کہ جو کچھ دے دیا گیا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگو گے؟

بندہ کہے گا اے رب مجھے اپنی سب سے زیادہ بد نصیب مخلوق نہ بنائیے۔ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور اسے جنت میں داخلے کی اجازت عطا کر دیں گے اور پھر فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تمہاری کوئی تمنائیں ہیں؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھے گا اور پھر تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ خود یاد دلائیں گے اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو فرمائیں گے تمہیں یہ سب اور اس کا دس گنا دیا گیا۔

انتیسویں فصل

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کو دو جنتیں ملیں گی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ

ترجمہ: اور جو شخص اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے بہت بڑھیا دو باغ ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

ذَوَاتَا أَفْنَانٍ

وہ دونوں باغ بکثرت ٹہنیوں والے ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ
ان دونوں باغوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہوں گے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ
ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
سو تم دونوں اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کی تکذیب کرو گے؟

تیسویں فصل

جنت بیان سے باہر ہے

حدیث نمبر (۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ
ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَاعْلَمَ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ
أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [السجدة ۷، رواه مسلم ۷۱۳۲]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو
کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا

خیال گزرا ہے۔ اس بات کا مصداق قرآن کریم میں ہے۔
 (ترجمہ) کوئی نہیں جانتا ہے کہ ہم نے ان کے لئے کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا
 سامان چھپا رکھا ہے۔ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ دَرَجَةً لِمَنْ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ عَشْرَةُ آلَافٍ
 خَادِمٍ بِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ صَحْفَتَانِ وَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْأُخْرَى مِنْ
 فِضَّةٍ [رواه الطبرانی باسناد قوى فتح الباری صفحہ ۱۳۲ ج ۷]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ سب
 سے کم درجہ والا جنتی وہ شخص ہوگا کہ جس کے سر ہانے دس ہزار خادم ہوں گے، ہر ایک
 کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا۔